نقش آغاز

- نفاذ شریعت سے اعراض اور دینی قوتوں سے ٹکرانے والی حکومت کا انجام ——————
- عرب مجاہدین کے خلاف آپریشن ——————
- وزیر اعظم پاکستان کی جانب سے مذہبی جنون کے تدارک کی تجویز
- کشمیر میں برہمنی سامراج کی بربریت ——————

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ

> ادارتی تحریر کی کتابت مکمل ہو چکی تھی کہ نواز شریف کی حکومت برطرف کر دی گئی ہمارے اندیشے درست ثابت ہوئے مزید کسی افغانی تبصرہ کے بجائے مندرجہ بالا قرآنی آیت سے بہتر کوئی دوسرا تبصرہ نہیں ہو سکتا (ادارہ)

جہاد افغانستان میں عملاً حصہ لینے والے عرب مجاہدین کے خلاف پشاور میں حکومت پاکستان کے مسلسل آپریشن تشدد، گرفتاریوں اور ظالمانہ رویہ کے خلاف افغان مجاہدین اور جمہور پاکستانیوں سمیت عالم اسلام کی تمام دینی قوتوں اور درد دل رکھنے والے مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا ہے جمعیۃ علماء اسلام کے قائد اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اس المناک سانحہ اور حکومت کے ظالمانہ اقدام کی مذمت کرتے ہوئے پشاور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"حکومت نے عربوں کی گرفتاریوں کا جو آپریشن شروع کر رکھا ہے وہ نہ صرف ہمارے لیے بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے کیونکہ حکومت جن لوگوں کو آج امریکی اشاروں پر ظلم و تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے انہوں نے گذشتہ سالوں میں افغان جہاد میں بھرپور حصہ لے کر پاکستان کی بقا کی جنگ لڑی ہے مولانا سمیع الحق نے آج صدر مملکت غلام اسحاق خان سے بھی عربوں کی رہائی کے لیے بات چیت کی انہوں نے کہا یورپی ممالک میں تو سیاسی پناہ کی اجازت دی جاتی ہے لیکن اسلامی ملک جس کی بقائی جنگ جنہوں نے لڑی انہیں پناہ نہ دینا بہت بڑا المیہ ہے انہوں نے کہا حکومت کا پروگرام یہ ہے کہ یہاں پر تمام اسلامی تنظیموں کو ختم کیا جائے عربوں کی گرفتاری نواز شریف کا پہلا ٹسٹ ہے اس کے بعد ہماری باری آنے والی ہے۔"

(روزنامہ خبریں اسلام آباد ۱۱، اپریل ۹۳ء)

مولانا سمیع الحق نے عربوں کے خلاف کارروائی کو امریکی اشارہ اور وزیر اعظم کو ان کا آلۂ کار قرار دیا دوسرے روز وزیر اعظم نے سارک ممالک کی ساتویں سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ کہہ کر کہ " سارک ممالک مذہبی جنون کا تدارک کریں " (جنگ ۱۱ اپریل)

مولانا کے اندیشوں کو قطعی بنا دیا اور عملاً ان کی تصدیق بھی کر دی ۔ عربوں کے خلاف کارروائی ہو یا مذہبی جنون کے تدارک کی تجویز و تلقین ، بے چارے وزیر اعظم کی حیثیت ہی کیا ؟ یہ تو کٹھ پتلی ہیں ، بات بھی تو امریکیوں کے مطلب کی ہے زبان اِن کی ہے اور بات اُن کی ہے ۔

مغرب کا گھناؤنا چہرہ ایک بار پھر بے نقاب ہو کر سامنے آگیا ہے ماضی قریب اور عصر حاضر کی تاریخ نے مسلسل خود ہی اس کے حقیقی چہرہ کی " نقاب کشائی " کر ڈالی ہے ۔

اب کا تازہ کارنامہ اسی سلسلۂ مذموم کی ایک اور کڑی ہے کفار مغرب کے ذرائع ابلاغ نے شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ " جہاد افغانستان " میں دوسرے ملکوں بالخصوص عرب ممالک سے شرکت کرنے والے " دہشت گردوں " کو پاکستان سے نکالا جائے اور ان کے اپنے ملکوں کے حوالے کیا جائے تاکہ انہیں جیلوں میں ڈالا جائے یا گولی سے اڑا دیا جائے ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کفار عالم اپنے ذہنی افلاس اور تنگ نظری کی بنا پر اسلام کے ذہنی عالمی افق سے بے خبر ہیں مسلمان بطور کلمہ گو ایک عالمی برادری ہے ۔ بر اعظموں ، ملکوں ، زبانوں ، لباسوں وغیرہ جیسی دوریاں انکے دل کی قربت میں حائل نہیں ہو سکتیں اور اخوت اسلامی کا یہ مظاہرہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ دنیا کے کسی کونہ میں جہاد کا اعلان ہو جائے تو ہر مسلمان کا دل اس میں شرکت کے لیے تڑپتا ہے بالکل اسی طرح جیسے دنیا کے کسی حصہ میں جمہوریت اور آمریت کی جنگ جاری ہوا اور اہل مغرب کے اس سے مفادات وابستہ ہوں تو امریکہ برطانیہ اور فرانس جیسے جمہوری ممالک جمہوریت کے اس " جہاد " میں کودنے سے کبھی نہیں شرماتے بلکہ اسے اپنے اوپر فرض قرار دیتے ہیں اپنی قوم کو جمہوریت کے نام پر بے وقوف بنانے والوں نے نہ معلوم دنیا کی کتنی بادشاہتوں ، مارشل لاؤں ، ڈکٹیٹروں ، غاصبوں اور ہمہ پہلو تخریبی اور اپنی آلۂ کار قوتوں کو سہارا دے رکھا ہے ۔

اب جہاد افغانستان میں یہی تو ہوا ہے کہ افغانیوں کے شانہ بشانہ دنیائے اسلام کے گوشہ گوشہ سے عربوں سمیت " مجاہدین اسلام " نے سر ہتھیلی پر رکھ کر جہاد میں شرکت کی ہے اور اپنے سینوں پر " شہادت " کے تمغے سجائے سرخرو ہو کر حیات جاودانی پاگئے اور جنت نشین ہو گئے ہیں یا پھر غازی بن کر مادیت کے پرستار